ترجمۃ القرآن الکریم

مولانا محمد اکرم مدنی (مدرس جامعہ سلفیہ)

اطمینان قلب (قسط۲)

قولہ تعالیٰ: ومن اعرض عن ذکری فان له معيشة ضنكا و نحشره يوم القيامة اعمى الخ (سورۃ طٰہٰ ۱۲۴)

ترجمہ: اور جو میرے ذکر (درس نصیحت) سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی۔ اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں حضرت مولانا محمد شفیع مرحوم اپنی تفسیر معارف القرآن (ج نمبر6) میں رقمطراز ہیں۔ یہاں ذکر سے مراد قرآن بھی ہوسکتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک بھی۔ جیسا کہ دوسری آیات میں "ذکرا رسولا" آیا ہے۔ دونوں کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص قرآن سے یا رسول اللہ ﷺ سے اعتراض کرے اسکا انجام یہ ہے۔ کہ "فان له معيشة ضنكا نحشره يوم القيامة اعمى" یعنی اسکی معیشت تنگ ہوگی اور قیامت میں اسکو اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔ پہلا عذاب دنیا ہی میں اسکو مل جائے گا اور دوسرا یعنی اندھا ہونے کا عذاب قیامت میں ہوگا۔

مفتی صاحب مرحوم مزید فرماتے ہیں۔ یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ دنیا میں معیشت کی تنگی تو کفار و فجار کیلئے مخصوص نہیں بلکہ مومنین، صالحین کو بھی پیش آتی ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام کو سب سے زیادہ شدائد و مصائب اس دنیا کی زندگی میں اٹھانے پڑتے ہیں۔ صحیح بخاری اور تمام کتب حدیث بروایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ وغیرہ یہ حدیث منقول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کی بلائیں اور مصیبتیں سب سے زیادہ انبیاء پر سخت ہوتی ہیں ان کے بعد جو جس درجہ کا صالح اور ولی ہے اس کی مناسبت سے اسکو یہ تکالیف آتی رہتی ہیں۔ اسکے بالمقابل عموماً کفار و فجار کو خوشحال اور عیش و عشرت میں دیکھا جاتا ہے تو پھر یہ ارشاد قرآنی کہ ان کی معیشت تنگ ہوگی آخرت کے لیے تو ہوسکتا ہے۔ دنیا میں خلاف مشاہدہ معلوم ہوتا ہے۔ اسکا صاف بے غبار جواب تو یہ ہے کہ یہاں دنیا کے عذاب سے قبر کا عذاب مراد ہے کہ قبر میں انکی معیشت تنگ کردی جائے گی۔ خود قبر جو ان کا مسکن ہوگا وہ ان کو ایسا دبائے گی کہ انکی پسلیاں ٹوٹنے لگیں گی۔ جیسا کہ بعض احادیث میں اسکی تشریح ہے اور مسند بزار میں بسند جید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود اس آیت، کے لفظ معيشة ضنكا کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ اس سے مراد قبر کا عالم ہے۔ اور حضرت سعید بن جبیرؒ نے تنگی معیشت کا یہ مطلب بھی بیان کیا ہے کہ ان سے قناعت کا وصف سلب کرلیا جائے گا اور حرص دنیا بڑھا دی جائے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسکے پاس کتنا ہی مال و دولت جمع ہوجائے کبھی قلبی سکون اسکو نصیب نہیں ہوگا۔ ہمیشہ مال بڑھانے کی فکر اور اس میں نقصان کا خطرہ بے چین رکھے گا۔ اور یہ بات عام اہل تمول میں مشاہد و معروف ہے جسکا حاصل یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس سامان راحت تو بہت جمع ہوتا ہے مگر جس کا نام راحت ہے وہ نصیب نہیں ہوتی کیونکہ وہ قلب کے سکون و اطمینان کے بغیر حاصل نہیں ہوتی (تفسیر معارف القرآن ج نمبر6 ص ۱۵۹۔۱۶۰)

حضرت مولانا مودودی صاحب مرحوم مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"دنیا میں تنگ زندگی ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسے تنگ دستی لاحق ہوگی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں اسے چین نصیب نہ ہوگا۔ کروڑ پتی بھی ہوگا تو بے چین رہے گا ہفت اقلیم کا فرمانروا بھی ہوگا تو بے اطمینانی سے نجات نہ پائے گا۔ اسکی دنیوی کامیابیاں ہزاروں قسم کی ان ناجائز تدبیروں کا نتیجہ ہوں گی جنکی وجہ سے اپنے ضمیر سے لے کر گردوپیش کے پورے اجتماعی ماحول تک ہر چیز کے ساتھ اسکی پیہم کشمکش جاری رہے گی۔ جو اسے کبھی امن و اطمینان اور سچی مسرت سے بہرہ مند نہ ہونے دے گی۔ (تفہیم القرآن ج نمبر۳، ص۱۳۴)

حضرت مولانا عبدالستار صاحب محدث دہلوی اپنی تفسیر ستاری میں مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ یعنی جن لوگوں کے دلوں میں یقین و ہدایت نہ ہونے کی وجہ سے شک و شبہ ہے عبادت الٰہی سے غافل ہیں انکی زندگی تنگ رہتی ہے۔ کتنا ہی مال و دولت ہو مگر ایمانی راحت و سکون نہیں ہوتا، دولت قناعت، اطمینان قلب سے محروم رہتے ہیں، ناپاک اور حرام مال سے اپنے جسموں کو پالتے ہیں دنیا کے فکرات و غموں میں زندگی پوری کر کے جب قبر میں جاتے ہیں تو انکی قبر ان کے لئے تاریک اور تنگ کردی جاتی ہے قبر تنگ ہو کر ان کو اس قدر دبوچے گی کہ دائیں پسلیاں بائیں طرف اور بائیں پسلیاں دائیں طرف گھس جائیں گی۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ اس سے مراد کافر کی قبر میں اس پر عذاب ہے۔ اللہ کی قسم قبر میں اس پر ننانوے (99) اژدھے مقرر کیے جاتے ہیں ہر ایک کے سات سات سر ہوتے ہیں جو اسے قیامت تک ڈستے رہتے ہیں (اللہ ہم کو اپنی پناہ میں رکھے) رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے (ترغیب و ترہیب صفحہ ۶۳۶) یعنی فاجر و فاسق کے لئے قبر میں دوزخ کی طرف کا دروازہ کھول کر اس کا عذاب اور مصیبت دکھلا کر کہا جائے گا کہ تیرے واسطے یہ مقرر ہوا ہے پس اس کو کمال حسرت ہوگی پھر جنت کا دروازہ کھول کر جنت کی نعمتیں دکھلا کر کہا جائے گا اگر تو فرمانبرداری کرتا تو یہ عیش تجھے ملتا اس پر اس کو بہت زیادہ حسرت ہوگی پھر اس کی قبر ایسی تنگ کی جائے گی کہ دونوں طرف کی پسلیاں آپس میں مل جائیں گی۔ پس یہ ہے وہ "معیشت ضنک" جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔۔۔۔ (تفسیر ستاری صفحہ ۴۵۳)

حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ اپنی مشہور تفسیر اردو میں مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"اس تنگی سے بعض نے عذاب قبر اور بعض نے وہ قلق اور اضطراب، بے چینی اور بے کلی مراد لی جاتی ہے۔ جس میں اللہ کی یاد سے غافل بڑے بڑے دولت مند مبتلا رہتے ہیں۔

حافظ محمد اکبر جاوید منصور آبادی کو صدمہ

پرچہ پریس جا چکا تھا کہ یہ روح فرساں خبر ملی کہ معروف عالم دین حافظ محمد اکبر جاوید خطیب منصور آباد کا نوجوان بیٹا سفیان اکبر انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی نماز جنازہ حافظ مسعود عالم نائب شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ نے بڑے رقت آمیز انداز میں پڑھائی۔ جس میں اساتذہ و طلباء جامعہ سلفیہ شہر کے علماء و خطباء کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ جامعہ سلفیہ)